

امام ابن حبان اور صحیح ابن حبان: تعارف اور منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ

Imam Ibn Hibban and Sahih Ibn Hibban: An Overview and Research Study of Methodology and Style.

Muhammad Usman

PhD scholar, Department of Islamic Studies University of Engineering and Technology, Lahore

Email. hafizusman7570@gmail.com

Dr Hafiz Qudratullah

Assistant prof, Department of Islamic Studies University of Engineering and Technology, Lahore

Email. hafizqudratullahuet@gmail.com

Abstract

Sahih Ibn Hibban is a comprehensive and important book of Hadith. Imam Ibn Hibban, may Allah have mercy on him, is a person who possesses a great and remarkable scholarly legacy. Islamic scholars and researchers have derived and benefited from you and your books, In Islamic scholarly circles, the need and importance of deriving and benefiting from Imam Ibn Hibban's collection of knowledge is evident. Because of their insight and maturity in religious studies, they were also given the position of a judge. He was so connected to and interested in knowledge that he had established a school and a library in his hometown. Sahih Ibn Hibban holds a unique place in the books of Hadith. The most prominent feature of this book is its unconventional arrangement and unique principles of editing.

Key words : Imam Ibn e Hibban , Imam Ibn e Hibban, principles , Islamic scholars and researchers.

تمہید:

سیرت وحدیث سد ابہار موضوعات ہیں، دور نبوی ﷺ سے لے کر آج تک اس باغ میں سے لاکھوں کروڑوں لوگوں نے خوشہ چینی کی، محدثین اور سیرت نگاروں کی جماعتیں ہر دور میں قائم رہی ہیں جو حدیث وسیرت کی خدمت کرتی رہیں۔ اور یہ سلسلہ تباہ و بربادی و ساری ہے۔ سیرت جہاں پر نبی کریم ﷺ کی زندگی کی معلومات کا خزانہ ہے وہاں پر مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز و محور بھی ہے، سیرت رسول ﷺ جہاں پر علمی و عملی اور ملی و قومی ضرورت ہے وہاں پر سماجی و اخلاقی بلکہ انسانی و تمدنی ضرورت بھی ہے۔ اسی لیے سیرت کا مطالعہ صرف مسلمانوں کی عقیدت یا ضرورت ہی نہیں بلکہ انسانیت کی ضرورت ہے، ڈاکٹر محمود احمد غازی فرماتے ہیں:

امام ابن حبان عالم اسلام کی ایک عظیم علمی شخصیت اور محدث کبیر ہیں، آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، علماء و فضلاء اکثر آپ کے علمی سرمایہ سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ امام یاقوت حموی نے آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے "بحر العلوم" (علوم میں سمندر) کا بلند ترین

لقب دیا ہے۔¹

امام ابن حبان کا نام و نسب:

امام، حافظ، ناقد، مؤرخ، اور محدث کبیر ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد بن ہدیہ بن مرة بن سعد بن یزید بن مرة بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تمیم التیمی الدارمی البتی (متوفی: 354ھ) کا شمار ارباب فن میں متقدمین نقاد محدثین اور مشائخ کبار میں ہوتا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب قبیلہ بنو تمیم سے ہوتا ہوا عدنان تک پہنچتا ہے، چنانچہ آپ عربی النسل ہیں اور تیمی النسب ہونے کی وجہ سے "التیمی" اور "الدارمی" کہلاتے ہیں۔ آپ کی کنیت "ابو حاتم" ہے اور عامۃ المصادر میں آپ "ابن حبان" کے لقب سے مشہور ہیں۔

ابن حزم الاندلسی (متوفی: 456ھ) نے اپنی کتاب جمہرة انساب العرب میں بنو تمیم کے ذیل میں ابن حبان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے:

¹ یاقوت الحموی، شہاب الدین، معجم البلدان، (بیروت: دار صادر، 1396ھ)، ج 1، ص 315۔

"ومن ولد دارم بن مالك بن حنظلة: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن معبد بن هذيلة بن مرة بن سعد بن يزيد بن مرة بن زيد بن عبد الله بن دارم بن مالك بن حنظلة بن مالك بن زيد مناة بن تميم، أبو حاتم التميمي الدارمي، صاحب التصانيف."²

"دارم بن مالک بن حنظلہ کی اولاد میں سے (ایک شخص) محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد بن ہذیلہ بن مرہ بن سعد بن یزید بن مرہ بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تميم ہیں، (جن کی کنیت) ابو حاتم تميمی دارمی ہے، (اور وہ) صاحب تصانیف ہیں۔"

امام ابن حبان کی تاریخ فی دانش:

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (المتوفی: ۷۴۸ھ / ۱۳۴۸ء) نے اپنی مستند ترین کتب تراجم میں سے سیر اعلام النبلاء میں ابن حبان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

قَالَ شَمْسُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الذَّهَبِيُّ: "وَقِيلَ: بَلَغَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَمَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ."³

"اور کہا گیا ہے کہ وہ (ابن حبان) اسی برس کے لگ بھگ تھے، اور ان کی وفات ۳۵۴ھ میں ہوئی۔"

امام ابن حبان کے طلب علم کے لیے اسفار:

امام ابن حبان کی ذات میں طلب علم کی جستجو، شوق، لگن، اور دلچسپی بڑی حد تک پائی گئی، یہی وجہ ہے کہ اپنے زمانہ کے کثیر علماء و مشائخ سے آپ نے اکتساب علم کیا، اور اسی سلسلہ میں دور دراز کے کھن اسفار کیے، تاہم یہ اسفار آپ کے طلب علم کی جستجو میں کسی کمی کا باعث نہ بنے، بلکہ دلچسپی، شوق اور لگن میں مزید اضافہ کا باعث قرار پائے، اور انہی وجوہ کی بنا پر آپ امام زمانہ قرار پائے۔

امام ابن حبان کے ابتدائے علم کی متعلق کچھ خاص لکھا نہیں گیا کہ آپ نے علم کی ابتداء کہاں اور کس سے کی؟ آپ کی علم کی طرف توجہ کیسے ہوئی؟ آیا آپ کے والد یا والدہ نے آپ کو حصول علم کی طرف توجہ دلائی یا عزیز و اقارب میں سے کسی نے، یا علماء میں سے کسی نے آپ کی توجہ حصول علم کی طرف مبذول کرائی۔ لیکن غالب گمان یہی ہے کہ آپ اپنے علاقے "بست" کے علماء کی وجہ سے حصول علم کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ آپ سے پہلے بھی وہاں کے کئی علماء نے علم کے میدان میں نام کمایا۔

جیسا کہ امام حموی نے "بست" کی بابت ذکر کیا:

"وقد خرج منها جماعة من أعيان الفضلاء، منهم الخطابي أبو سليمان أحمد بن محمد البستي صاحب معالم السنن وغريب الحديث وغير ذلك... وإسحاق بن إبراهيم بن إسماعيل أبو محمد القاضي البستي"⁴

"بست" سے علماء کی ایک جماعت ہے جن میں الخطابی ابو سليمان احمد بن محمد البستي صاحب معالم السنن وغريب الحديث وغيرہ۔۔۔ اور اسحاق بن ابراهيم بن اسماعيل ابو محمد القاضي البستي ہیں۔

² ابن حزم، جہرۃ أنساب العرب، تحقیق: لجنة من العلماء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اولی، ۱۹۸۳م، ص ۱۹۸

³ الذہبی، سیر اعلام النبلاء، تحقیق: شعيب الأرنؤوط و رفقاء، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵م، ج ۱۲، ص ۱۸۳

⁴ یاقوت الحموی، شہاب الدین، معجم البلدان، (بیروت: دار صادر، ۱۳۹۷ھ)، ج ۱، ص ۴۱۵۔

حفظ و ثقافت

امام ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التیمی الدارمی البتی (المتوفی: ۳۵۴ھ / ۹۶۵ء) کا شمار متقدمین محدثین، نقاد رجال، اور مؤرخین کبار میں ہوتا ہے۔ آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں ترین پہلو آپ کی غیر معمولی ذکاوت اور بے نظیر قوت حافظہ ہے، جس کا اعتراف موافق و مخالف سب نے کیا۔ اس نادر علمی صلاحیت کی بنا پر آپ اپنے دور میں "حافظ العصر" اور "امام المحدثین" کے منصب پر فائز ہوئے۔ ذیل میں اس موضوع پر مستند مآخذ، خصوصاً حافظ ابن حجر العسقلانی کی تصریح، پیش کی جاتی ہے۔

امام الحفاظ، شیخ الاسلام، امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی الشافعی (المتوفی: ۸۵۲ھ / ۱۴۴۹ء) نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "لسان المیزان" میں علم الجرح والتعديل کے موازناتی مطالعہ کے دوران امام ابن حبان کا تذکرہ کیا ہے۔ اگرچہ ابن حجر کا اس کتاب میں زیادہ تر منہج جرح شدہ راویوں کا تذکرہ ہے، مگر مقام اعتراف پر وہ ابن حبان کی عدالت و ثقافت اور ان کی مذکورہ صلاحیتوں کو نمایاں کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

"وَ كَانَ ابْنُ حَبَّانٍ مِمَّنْ أُوتِيَ ذِكَاءً فَانِقًا وَ حَافِظَةً فَرِيدَةً، وَ قَدْ شَهِدَ لَهُ بِذَلِكَ أَيْمَةُ الْعَصْرِ وَ اعْتَرَفَ لَهُ الْمُؤَافِقُ وَ الْمُخَالِفُ بِالْإِمَامَةِ فِي هَذَا الشَّانِ."⁵

"اور ابن حبان ان لوگوں میں سے تھے جنہیں غیر معمولی ذکاوت اور بے نظیر قوت حافظہ عطا کیا گیا تھا۔ اس فن (حدیث و نقاد رجال) میں ان کی امامت پر دور کے تمام ائمہ نے گواہی دی، اور موافق و مخالف سب نے اس کا اعتراف کیا۔"

امام ابن حبان کی غیر معمولی ذکاوت اور بے نظیر قوت حافظہ پر حافظ ابن حجر العسقلانی کا تصریحی اعتراف علم رجال و تراجم کی مستند کتب میں موجود ہے۔ یہ اقتباس امام ابن حبان کی علمی عظمت اور فن حدیث میں ان کی فوقیت کا آئینہ دار ہے۔ اگرچہ ابن حجر کا اپنا منہج ابن حبان کے بعض منہج نقد سے مختلف تھا، مگر پھر بھی انہوں نے ان کی ذاتی صلاحیتوں کا اعتراف کھل کر کیا، جو علمی دیانت اور امامت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

امام ابن حبان البتی کی علمی عظمت کا اعتراف صرف محدثین و نقاد رجال تک محدود نہیں رہا، بلکہ مؤرخین و جغرافیہ دانوں نے بھی اپنی تصانیف میں آپ کے مقام علم و فضل کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ چہارم / پانچم صدی ہجری کے ان اعلام میں شیخ شہاب الدین یاقوت بن عبد اللہ الحموی الرومی (متوفی: ۶۲۶ھ) کا نام نمایاں ہے، جنہوں نے اپنی موسوعہ جغرافیہ *معجم البلدان* میں ابن حبان کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں اپنے عہد کا امام محدثین قرار دیا اور ان کی علمیت کی وسعت کو "بحر العلوم" جیسے بلند ترین لقب سے نوازا۔ چنانچہ یاقوت الحموی رقم طراز ہیں:

"وَ كَانَ ابْنُ حَبَّانٍ بَحْرَ الْعُلُومِ، وَ إِمَامَ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَصْرِهِ."⁶

"اور ابن حبان علوم کا سمندر (بحر العلوم) اور اپنے دور میں اہل حدیث کے امام تھے۔"

ابن حبان کو اللہ تعالیٰ نے علم و فضل، فہم و فراست اور عقل و دانش سے نوازا تھا۔ محدثین نے بھی ان کی فہم و فراست کا اعتراف کیا ہے۔ دوسرے اصحاب سیر و تراجم نے بھی ان کو "الحافظ الجلیل" اور "احد الحفاظ الکبار" وغیرہ لکھا ہے۔ ان کی ثقافت پر بھی آئمہ فن کا اتفاق ہے۔

علم حدیث میں امام ابو حاتم کا مقام:

امام ابن حبان عالم اسلام کی ایک عظیم علمی شخصیت اور محدث کبیر ہیں، آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، علماء و فضلاء اکثر آپ کے علمی سرمایہ سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ علم حدیث میں آپ کو زیادہ امتیاز و برتری حاصل تھی اور وہ اس فن کے باکمال آئمہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مؤرخین اور ارباب سیر نے ان کو حدیث میں مکثر اور معرفت حدیث میں امام قرار دیا ہے۔ متون اور اسانید حدیث پر ان کی نظر و سیج اور گہری تھی۔ اصحاب فن کا بیان ہے کہ وہ متون و اسانید کے عالم اور واقف کار تھے۔ حدیث میں ان کے کارنامے غیر معمولی ہیں۔

حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبد اللہ کاتب حلبی (متوفی: ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۷ء) عثمانی دور کے عظیم المؤرخ، جغرافیہ دان، اور موسوعہ نگار ہیں، جن کی کتاب کشف الظنون عن آسامی الکتب والفنون علوم اسلامیہ کی تاریخ کا ایک گر اندر مآخذ ہے۔ اس میں انہوں نے مختلف علوم و فنون کی کتب کے نام، موضوعات اور مصنفین کے بارے میں قیمتی

⁵ ابن حجر العسقلانی، لسان المیزان، مؤسسة الأعلیٰ للطبوعات، بیروت، طبعہ ثانیہ، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء، ج ۵، ص ۱۱۲

⁶ یاقوت الحموی، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، ۱۹۷۷ء، ج ۱، ص ۳۱۵

معلومات فراہم کی ہیں۔ امام ابن حبان البقی کا تذکرہ کرتے ہوئے حاجی خلیفہ نے نہ صرف ان کی کتب حدیث کی بے نظیر حیثیت کو تسلیم کیا بلکہ ان کی علمی خدمات کو "یادگار" قرار دے کر ان کے دوام و استمرار پر بھی شہادت دی۔ چنانچہ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ رقم طراز ہیں:

"وَلَهُ فِي الْحَدِيثِ كُتُبٌ بَدِيعَةٌ هِيَ أَثَرُهُ الْخَالِدَةُ."⁷

"اور حدیث میں ان کی عجیب و غریب (بے نظیر) کتابیں ہیں جو ان کی یادگار ہیں۔"

یہ اقتباس امام ابن حبان کی تصنیفی خدمات کی عظمت پر ایک مستند مؤرخ و کتابیات دان کی شہادت ہے۔ حدیث میں ان کی مہارت اور ژرف نگاہی کا ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ جرح و تعدیل کے امام تھے۔ اس فن میں ان کی دو مشہور تصانیف کتاب الثقات اور کتاب المحرورین ہیں، جنہیں ائمہ حدیث میں خاصی اہمیت حاصل ہے۔ ان کتب میں انہوں نے راویوں کی توثیق و تضعیف کے لیے اپنا اجتہادی مسجع اختیار کیا، جس پر موافق و مخالف دونوں نے بحث کی ہے۔

امام ابو حاتم کا علمی ذوق:

امام ابن حبان (م 354ھ) علم حدیث کے جلیل القدر امام ہونے کے ساتھ دیگر علوم و فنون میں بھی امتیازی مقام رکھتے تھے۔ قدیم مؤرخین نے ان کی وسعت علم، کثرت اسفار، شغف تحصیل علم اور اشاعت علم کے لیے قائم کردہ اداروں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ بالخصوص ان کے قائم کردہ مدرسہ اور عظیم کتب خانہ نے علمی دنیا میں دیرپا اثرات چھوڑے، جہاں دور دراز سے طلبہ و علماء حاضر ہو کر استفادہ کرتے تھے۔

"وكان أبو حاتم بن حبان من أوعية العلم في الفقه واللغة والطب والنجوم وسائر فنون العلم، رحل في طلب العلم إلى ما وراء النهر وغيرها، وصحب أبا بكر بن خزيمة، وأقام ببست مدرسة ودار كتب، ووقف عليها داره، وجعل فيها خزانة كتب عظيمة، ورتب لها قیماً يحفظها، وكان يفد إليها أهل العلم من الآفاق، فيقيمون بها، وينتفعون بكتبها، ويستنسخون منها."⁸

"ابو حاتم ابن حبان فقه، لغت، طب، نجوم اور دیگر علوم کے بڑے ذخیرہ تھے۔ انہوں نے طلب علم کے لیے ماوراء النہر وغیرہ کا سفر کیا اور ابو بکر ابن خزیمہ کی صحبت اختیار کی۔ انہوں نے بست میں ایک مدرسہ اور کتب خانہ قائم کیا اور اپنا گھر اس پر وقف کر دیا۔ وہاں ایک عظیم کتب خانہ بنایا اور اس کی حفاظت کے لیے ایک نگران مقرر کیا۔ اطراف و اکناف سے اہل علم وہاں آتے، قیام کرتے، کتابوں سے فائدہ اٹھاتے اور ان کی نقل تیار کرتے تھے۔"

مشہور اساتذہ:

امام ابن حبان البستی کی علمی زندگی کا نمایاں پہلو ان کے وسیع اسفار ہیں، جن کے ذریعے انہوں نے عالم اسلام کے مختلف علمی مراکز سے علوم حدیث و فقہ حاصل کیے۔ شافعی محدث و مؤرخ تقی الدین السبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں ان کے اسفار علمیہ کی وسعت کو تفصیل سے بیان کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے تقریباً چالیس شہروں کا سفر کیا جن کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے جہاں پر آپ نے تقریباً دو ہزار سے زیادہ اساتذہ کرام سے فیض حاصل کیا۔ جب کہ اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں اس نے اکیس اساتذہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں سب سے مشہور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ النیسابوری ہے۔ جیسا کہ علامہ السبکی لکھتے ہیں:

"وَاتَّخَذَ ابْنُ حَبَّانٍ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَنَةً ثَلَاثِينَ، وَجَالَ فِي الْأَمْصَارِ، فَدَخَلَ الشَّامَ وَالْحِجَازَ وَمِصْرَ وَالْعِرَاقَ وَخُرَاسَانَ وَنِيسَابُورَ وَالْبَصْرَةَ، وَقِيلَ: إِنَّهُ طَافَ مِنْ تَرْكُسْتَانَ إِلَى الإسْكَنْدَرِيَّةِ، وَمِنْهَا إِلَى خُرَاسَانَ، وَدَخَلَ مَرْوَ وَالْأَهْوَاذَ وَالْأَبْلَةَ وَوَأَسْطًا وَبَغْدَادَ وَالْكُوفَةَ وَمَكَّةَ وَالْمَوْصِلَ وَحَلَبَ وَحِمَصَ وَبُخَارَى وَنَسَا وَجُرْجَانَ وَغَيْرَهَا، وَكَانَ يَعُودُ إِلَى بَعْضِهَا مَرَّاتٍ."⁹

⁷ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن آسای الکتاب والفتون، مکتبۃ المثنی، بغداد، د.ت، ج ۱، ص ۴۶۳

⁸ السمعانی، عبد الکرم بن محمد، الأنساب، ج ۲ (حیدر آباد دکن: دائرة المعارف العثمانیة، ۱۹۶۲ء)، ۲۲۶۔

⁹ السبکی، ابو نصر عبد الوہاب، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، دار احیاء الکتب العربیۃ الحلبی، حلب، ۱۹۶۳م، ج ۳، ص: ۱۳۲

"ابن حبان نے سنہ 300ھ میں طلب علم کے لیے سفر شروع کیا اور مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ وہ شام، حجاز، مصر، عراق، خراسان، نیشاپور اور بصرہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ترکستان سے اسکندریہ اور وہاں سے خراسان تک کا سفر کیا۔ انہوں نے مرو، ابواز، ابلہ، واسط، بغداد، کوفہ، مکہ، موصل، حلب، حمص، بخارا، نسا، جرجان اور دیگر شہروں میں بھی قیام کیا اور بعض مقامات پر کئی مرتبہ گئے۔"

امام ابن حبان (متوفی 354ھ) نے علم حدیث کی تلاش میں بے پناہ اسفار کیے اور اپنے دور کے جید علما سے استفادہ کیا۔ ان کے چند مشہور اساتذہ کے نام، ان کی وفات کی تاریخیں اور مختصر تعارف درج ذیل ہے:

- امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی (متوفی 303ھ / 915ء): یہ مشہور محدث اور "سنن النسائی" کے مصنف ہیں، جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔
 - امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ (متوفی 311ھ / 924ء): عظیم محدث اور "صحیح ابن خزیمہ" کے مصنف ہیں، جو "شیخ الاسلام" کے لقب سے مشہور ہیں۔
 - امام حسن بن سفیان الشیبانی النسوی (متوفی 303ھ / 915ء): محدث، فقیہ اور حافظ حدیث تھے، ان کی "مسند" مشہور ہے۔
- آپ کے مشہور تلامذہ

امام ابن حبان کے حلقہ درس سے بے شمار علماء نے استفادہ کیا، یہاں تک کہ ان کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں بیان کی جاتی ہے۔ ان میں سب سے نمایاں نام امام حاکم نیشاپوری (م 405ھ) کا ہے، جو خود جلیل القدر محدث اور المستدرک علی الصحیحین کے مصنف ہیں۔ مشہور عثمانی مؤرخ حاجی خلیفہ نے بھی اس حقیقت کو اپنی کتاب کشف الظنون میں ذکر کیا ہے۔

"وَمِنْ تَلَامِذِهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ النَّيْسَابُورِيُّ، صَاحِبُ الْمُسْتَدْرَكِ."¹⁰

"ان (ابن حبان) کے تلامذہ میں محمد بن عبد اللہ بن محمد بن محمد، ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری شامل ہیں، جو کتاب المستدرک کے مصنف ہیں۔"

ابن حبان کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی چنانچہ ذیل میں چند مشہور شاگردوں کے نام ہیں:

- ابو عبد اللہ حاکم النیشاپوری۔ (المتوفی ۳۰۵ھ)
- ابو عبد اللہ بن منہ اصہبانی (المتوفی ۳۳۰ھ)
- ابو علی منصور بن عبد اللہ خالد ذلی (المتوفی ۳۲۰ھ)¹¹

امام ابو حاتم کی تاریخ وفات

امام ابن حبان رحمہ اللہ اپنے زمانے کے امام اور محدث کبیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کثیر علماء آپ سے استفادہ کرنے میں کسی سستی کا شکار نہ ہوئے۔ امام ابن حبان کے کثیر تلامذہ اور بالخصوص آپ کے مشہور زمانہ تلامذہ سے یہ بات بڑی حد تک واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابن حبان اپنے وقت کے ان آئمہ میں سے تھے، جن کی طرف طلب علم کی جستجو کرنے والوں کو ہجوم رہتا تھا، اور بعد ازاں یہی طلباء اپنے وقت کے امام اور محدث کبیر ہوئے۔ امام ابن بلبان علم حدیث کی تحصیل اور تعلیم کے حوالے سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد ابو حاتم البتی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے شب جمعۃ المبارک، ۲۲ شوال المکرم، ۳۵۴ ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا، اور جمعہ کی نماز کے بعد اس مقام پر آپ کو سپرد خاک کیا گیا، جس کو آپ نے بہت شہر میں اپنے گھر کے قریب بنوایا تھا۔ امام ابن بلبان فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّ وَفَاتَهُ كَانَتْ بِبُسْتٍ، فِي دَارِهِ الَّتِي صَارَتْ مَدْرَسَةً لِأَصْحَابِهِ الْيَوْمَ، وَمَسْكَنًا لِلْمُسَافِرِينَ، يَنْزِلُونَهَا لِأَخْذِ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ، وَأُوقِفَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَافٌ جَارِيَةٌ يَنْفَقُونَ مِنْهَا، وَفِيهَا خِزَانَةٌ كُتِبَ عَظِيمَةٌ."¹²

¹⁰ مصطفى بن عبد الله حاجي خليفة، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج ۱ (بغداد: مكتبة المثنى، بدون سنة)، ۴۶۴۔

¹¹ ذہبی، شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، ج ۲ ص ۱۹۔

¹² ابن بلبان، الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، تحقیق: شعیب الارنؤوط، مؤسسة الرسالة، بیروت، طبعہ اولی، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸م، ج ۱، ص ۹۹۔

آپ کا انتقال بُست میں ہوا، اپنے اسی گھر میں جو آج آپ کے اصحاب کے لیے مدرسہ بن چکا ہے اور مسافروں کی رہائش گاہ بھی ہے۔ وہ وہاں حدیث اور فقہ حاصل کرنے کے لیے قیام کرتے ہیں۔ ان کے لیے مستقل اوقاف بھی مقرر ہیں جن سے وہ اخراجات پورے کرتے ہیں، اور وہاں ایک عظیم کتب خانہ بھی موجود ہے۔

امام ابن حبان البُستی کی طویل اور بابرکت علمی زندگی تقریباً آٹھ دہائیوں پر محیط رہی۔ انہوں نے اس مدت میں تدریس، تصنیف اور اشاعتِ حدیث کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ حافظ شمس الدین ذہبی نے اپنی معروف تصنیف سیر أعلام النبلاء میں ان کی عمر وصال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وفات کے وقت ان کی عمر اسی (80) برس کے قریب تھی، جو ان کی طویل علمی حیات کی واضح دلیل ہے۔

"وَعَاشَ نَحْوَ الثَّمَانِينَ سَنَةً"¹³

"اور انہوں نے تقریباً اسی سال عمر پائی۔"

علم جرح و تعدیل میں امام ابن حبان کا مقام:

امام ابن حبان صرف فقہ اور حدیث میں ہی دسترس نہیں رکھتے تھے بلکہ بہت سے دیگر علوم میں مہارت حاصل کی، جیسے علم طب اور علم فلکیات وغیرہ۔ یہاں تک کہ ان کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ علم طب اور علم فلکیات کے ماہر بھی تھے۔ انہوں نے جن علوم میں مہارت حاصل کی، ان میں جرح و تعدیل کا علم بھی شامل ہے۔ اس علم میں ان کی مہارت کا یہ عالم تھا کہ نصوص شرعیہ میں لغت کے بیان کرنے میں اہل عرب کے ہاں معروف قواعد کو استنباط میں بنیاد بناتے تھے۔ البتہ جرح میں ابن حبان کے تشدد اور تعدیل میں نرمی اور تساہل کا الزام عائد کیا گیا ہے مگر یہ مطلقاً صورت میں قابل تسلیم نہیں ہے۔ اس شبہ اور الزام کی بنیاد محدث امام سیوطی کے اس قول پر ہے:

"يقارب صحيح الحاكم في حكم صحيح ابي حاتم ابن حبان."¹⁴

قریب قریب صحیح حاکم ہی کے حکم میں ابو حاتم ابن حبان کی صحیح بھی ہے۔

اس فن میں وہ امام نسائی، ابن معین، ابن القطان اور یحیی القطان کے ہم پلہ نظر آتے ہیں جو کہ انتہائی تشدد تصور کئے جاتے تھے۔ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں جگہ جگہ ابن حبان کے تشدد کی طرف اشارات کئے ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر ایک شخص عثمان بن عبد الرحمن الطرانفی نامی شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے امام ذہبی لکھتے ہیں:

"وأما ابن حبان فإنه يقع كعادته."¹⁵

یعنی ابن حبان اپنی عادت کے موافق یہاں پر کچھ پھسل گیا ہے۔

ایک اور راوی سدید بن عمرو الکلبی کے ترجمہ میں علامہ ذہبی نے لکھا ہے:

"وأما ابن حبان فأسرف واجترأ."¹⁶

ابن حبان اس شخص کے بارے میں کچھ زیادہ ہی بولے ہیں اور اس کے بارے میں کچھ زیادہ بے باک واقع ہوا ہے۔

اسی طرح علامہ ذہبی نے ایک موقع پر ابن حبان پر رد بھی کیا ہے۔ ایک راوی محمد بن الفضل السدوسی عارم کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ ذہبی نے واضح الفاظ میں ابن حبان پر تعریض کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

ولم يقدر ابن حبان ان يسوق له حديثاً منكراً فأين ما زعم.¹⁷

¹³ ذہبی، شمس الدین محمد بن أحمد، سیر أعلام النبلاء، ج ۱۶ (بیروت: مؤسسة الرسالة، ۱۹۸۵ء)، ۱۰۲۔

¹⁴ (سیوطی، جلال الدین، الحافظ، الامام، تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، مکتبہ الکلوثر، ۲۰۰۰ء، ج: ۱، ص: ۱۱۴)

¹⁵ ذہبی، شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، (المتوفی: ۷۴۸ھ) دار المعرفة للطباعة والنشر،

بیروت، لبنان، طبع: اول، ۱۳۸۲ھ، ج ۳، ص: ۸۰)

¹⁶ (ایضاً ج ۲، ص ۲۵۳)

¹⁷ (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۳، ص: ۸۰)

کہ ابن حبان اس پر تو قادر نہیں کہ اس راوی کے حوالے سے کوئی منکر حدیث ہی نقل کرتے پھر وہ اس کے بارے میں اس طرح کی باتیں کسی طرح لکھتا ہے۔

صحیح ابن حبان:

صحیح ابن حبان، علم حدیث کی معروف اور اہم ترین کتب میں سے ہے جسے امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی (المتوفی ۳۵۴ھ) نے تصنیف کیا۔ یہ کتاب نہ صرف اپنی صحت کی وجہ سے ممتاز ہے بلکہ اپنے منفرد ترتیبی اسلوب اور مخصوص شرائط کی بنا پر دوسری کتب حدیث سے الگ پہچان رکھتی ہے۔ امام ابن حبان نے اس کتاب کا نام "المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع من غیر وجود قطع فی سندھا ولا ثبوت جرح فی ناقلیہا" رکھا، جو ان کے منہج کی واضح دلیل ہے۔

موجودہ دور میں جب حدیث کی خدمات اور منافع محدثین پر کام کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے، صحیح ابن حبان کا منہج و اسلوب تحقیق کا اہم موضوع ہے۔ ذیل میں ہم صحیح ابن حبان کے منہج و اسلوب کو اجاگر کرتے ہوئے دوسرے محدثین کے منافع سے تقابل کریں گے اور اس کی انفرادیت اور علمی حیثیت کو واضح کریں گے۔

صحیح ابن حبان کا مکمل

امام ابو حاتم کی صحیح ابن حبان کا اصل نام "المسند الصحیح علی تقاسیم والانواع من غیر وجود قطع فی سندھا ولا ثبوت ناقلیہا" تھا لیکن محدثین کے ہاں اس کے کئی نام مشہور ہوئے مثلاً "التقاسیم والانواع یا صحیح ابن حبان" وغیرہ۔

امام ابن حبان کی صحیح کو بعد کے محدثین نے مختلف ناموں سے یاد کیا ہے، جن میں "الانواع" خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ نام دراصل کتاب کی منفرد ترتیب کی طرف اشارہ کرتا ہے، کیونکہ امام ابن حبان نے احادیث کو فقہی ابواب کے بجائے موضوعاتی "انواع" (اقسام) کے تحت مرتب کیا تھا۔ چنانچہ جن علماء نے اس کتاب کے منہج کو سمجھا انہوں نے اسے اسی خصوصیت کی بنا پر "کتاب الانواع" کہا، جو اس کے اسلوب ترتیب کی نمائندگی کرتا ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَهُ: كِتَابُ الصَّحِيحِ الْمُسَمَّى بِـ"الْأَنْوَاعِ وَالتَّقَاسِيمِ"¹⁸.

"اور ان (ابن حبان) کی ایک کتاب صحیح ہے جسے 'الانواع والتقاسیم' کہا جاتا ہے۔"

صحیح ابن حبان کا مقام و مرتبہ:

کتب حدیث میں صحیح ابن حبان کو ایک نمایاں اور معتبر مقام حاصل ہے۔ اگرچہ اسے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد کے درجے میں شمار کیا جاتا ہے، تاہم محدثین کے نزدیک یہ صحیح احادیث کے اہم مصادر میں سے ہے۔ اس کتاب کی قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ بعد کے ائمہ نے اسے مستدرکات، شواہد اور متابعات کے لیے بنیادی مراجع میں شامل کیا، اور بہت سے علماء نے اسے صحاح ستہ کے بعد آنے والی اہم ترین کتابوں میں شمار کیا ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَصَحِيحُ ابْنِ حَبَّانٍ مِنْ أَجْلِ كُتُبِ الْحَدِيثِ، وَأَكْثَرُهُ صَحِيحٌ، وَفِيهِ أَحَادِيثٌ حَسَنَةٌ.¹⁹

صحیح ابن حبان حدیث کی نہایت جلیل القدر کتابوں میں سے ہے، اس کی اکثر احادیث صحیح ہیں اور اس میں حسن درجے کی احادیث بھی موجود ہیں۔

ہیں۔

اس قول سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ صحیح ابن حبان کو مطلقاً صحیحین کے برابر نہیں سمجھا گیا، لیکن اس کی علمی قدر مسلم ہے۔ ابن حجر نے نہ صرف اسے جلیل القدر کتاب قرار دیا بلکہ یہ بھی واضح کیا کہ اس میں احادیث کی غالب اکثریت صحیح ہے، جو اس کے اعتماد کو ثابت کرتی ہے۔ ساتھ ہی حسن احادیث کی موجودگی کی نشاندہی کر کے انہوں نے امام ابن حبان کے منہج کی وسعت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یوں یہ کتاب حدیث کے ذخیرے میں ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے جو صحیحین اور دیگر سنن کے درمیان علمی ربط قائم کرتی ہے۔

¹⁸ الذہبی، شمس الدین محمد بن أحمد، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط ۱، ۱۹۸۴ء، ج ۳، ص ۹۰۔ نیز: ابن بلبان، علاء الدین علی بن بلبان، الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، المقدمة، ج ۱، ص ۹۰۔

¹⁹ ابن حجر العسقلانی، أحمد بن علی، النکت علی کتاب ابن الصلاح، تحقیق رجب بن ہادی عمیر المدخلی، عمادة البحوث العلمیۃ بالجامعة الإسلامية، المدینۃ المنورۃ، ۱۴۰۴ھ، ج ۱، ص ۳۲۴۔

صحیح ابن حبان کی اہم خصوصیت

صحیح ابن حبان کو کتب حدیث میں ایک منفرد مقام حاصل ہے، اور اس کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی غیر روایتی ترتیب اور خاص اصول تصحیح ہیں۔ امام ابن حبان نے احادیث کو فقہی ابواب کے بجائے عقائد، احکام، آداب اور دیگر موضوعاتی اقسام (انواع و تقاسیم) کے تحت مرتب کیا، نیز روایت کی توثیق کے باب میں ان کا منہج قدرے متوسع (lenient) سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح یہ کتاب نہ صرف صحیح احادیث کا مجموعہ ہے بلکہ اصول حدیث میں ایک مستقل اجتہادی نمونہ بھی پیش کرتی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَذَكَّرْنَا فِي كِتَابِنَا هَذَا مِنَ السُّنَنِ مَا صَحَّحَ عِنْدَنَا بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ إِلَى أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِي إِسْنَادِهِ، وَلَا جَرَحٍ فِي نَاقِلِيهِ.²⁰

”ہم نے اپنی اس کتاب میں ان سنتوں کو ذکر کیا ہے جو ہمارے نزدیک صحیح ہیں، جنہیں عادل راوی نے عادل راوی سے نقل کیا ہے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہیں، اس طرح کہ اس کی سند میں کوئی انقطاع نہیں اور نہ ہی اس کے راویوں میں کوئی مجروح ہے۔“

یہ عبارت واضح کرتی ہے کہ صحیح ابن حبان کی بنیادی خصوصیت ”شرط صحت عند ابن حبان“ ہے، جو عدالت رواۃ اور اتصال سند پر مبنی ہے۔ تاہم امام ابن حبان عدالت کے اثبات میں جرح کے عدم ثبوت کو کافی سمجھتے ہیں، جس کی وجہ سے انہوں نے بعض ایسے روایتی احادیث بھی صحیح میں شامل کیں جن پر دیگر محدثین نے کلام کیا ہے۔ اسی پہلو نے کتاب کو ایک طرف وسیع ذخیرہ حدیث بنایا اور دوسری طرف تنقیدی مباحث کا موضوع بھی۔ مزید برآں، اس کتاب کی موضوعاتی ترتیب (انواع و تقاسیم) اسے دیگر صحاح سے ممتاز کرتی ہے اور یہی اس کی سب سے اہم علمی خصوصیت شمار ہوتی ہے۔

الصحيح کی ترتیب میں ابن حبان کا منہج

امام ابن حبان کی ”الصحيح“ کی ترتیب حدیثی لٹریچر میں ایک منفرد اور اجتہادی نمونہ پیش کرتی ہے۔ انہوں نے مروجہ فقہی ابواب (کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ وغیرہ) کے بجائے احادیث کو موضوعاتی اقسام (الانواع والتقسیم) کے تحت منظم کیا، جن میں اوامر، نواہی، اخبار، اباحات اور دیگر معانی شامل ہیں۔ اس طرز ترتیب کا مقصد یہ تھا کہ سنت نبوی کے مضامین کو ایک جامع فکری و تشریعی نظام کے طور پر پیش کیا جائے، نہ کہ صرف فقہی مسائل کے تحت محدود کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے علماء نے اس ترتیب کو علمی اعتبار سے عمیق مگر عملی اعتبار سے قدرے دشوار قرار دیا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَسَمَّيْنَا هَذَا الْكِتَابَ عَلَى خَمْسَةِ أَنْوَاعٍ: الْأَوْامِرِ، وَالنَّوَاهِي، وَالْأَخْبَارِ، وَالْإِبَاحَاتِ، وَأَفْرَدْنَا لِكُلِّ نَوْعٍ مِنْهَا تَقَاسِيمًا.²¹

ہم نے اس کتاب کو پانچ اقسام پر تقسیم کیا ہے: اوامر، نواہی، اخبار اور اباحات، اور ہر قسم کے تحت مزید تقسیمات قائم کی ہیں۔

یہ عبارت واضح طور پر ابن حبان کے ترتیب کتاب کے منہج کو بیان کرتی ہے، جو موضوعاتی اور اصولی بنیادوں پر قائم ہے۔ اس طریقے میں حدیث کو صرف فقہی مسئلے کے تابع نہیں کیا گیا بلکہ شریعت کے جامع نظام کے تحت رکھا گیا ہے۔ تاہم اسی خصوصیت نے کتاب سے براہ راست فقہی استفادہ کو مشکل بنا دیا، کیونکہ ایک ہی موضوع کی احادیث مختلف انواع میں بکھری ہوئی ملتی ہیں۔ اسی دشواری کو دور کرنے کے لیے بعد میں ابن بلبان نے اسے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا۔ چنانچہ ابن حبان کا یہ منہج حدیثی تدوین میں ایک تخلیقی اور اجتہادی کوشش کی حیثیت رکھتا ہے، جو ان کی علمی بصیرت کو ظاہر کرتا ہے۔

الصحيح میں حدیث تلاش کرنے کے طریقے

صحیح ابن حبان کی منفرد ترتیب (انواع و تقاسیم) اگرچہ علمی لحاظ سے نہایت عمیق ہے، لیکن عملی طور پر احادیث کی تلاش کو مشکل بنا دیتی ہے، کیونکہ یہ کتاب فقہی ابواب کے مطابق مرتب نہیں۔ اسی دشواری کو محسوس کرتے ہوئے ائمہ محدثین نے بعد میں اس سے استفادہ کو آسان بنانے کے لیے مخصوص طریقے اختیار کیے، جن کے

²⁰ ابن حبان، محمد بن حبان البستی، الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، تحقیق شعیب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء، ج ۱، ص ۳۶۔

²¹ ابن حبان، محمد بن حبان البستی، الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، ترتیب علماء الدین ابن بلبان، تحقیق شعیب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء، المقدمة، ج ۱، ص ۵۲۔

ذریعے اس کتاب سے مطلوبہ حدیث تک رسائی ممکن ہو سکی۔ بالخصوص دو بڑے طریقے ایسے ہیں جنہوں نے صحیح ابن حبان کو اہل علم کے لیے قابل استفادہ بنادیا۔ امام ابن بلبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمَّا كَانَ كِتَابُ ابْنِ حَبَّانَ مُرْتَبًا عَلَى الْأَنْوَاعِ وَالنَّقَاسِيمِ، عَسَرَ الْوُقُوفُ عَلَى الْحَدِيثِ مِنْهُ، فَارْتَبَتْهُ عَلَى الْأَبْوَابِ لِيَسْنَهَلَ تَتَاوُلُهُ.²²

چونکہ ابن حبان کی کتاب انواع و تقاسیم پر مرتب تھی، اس لیے اس سے حدیث تک پہنچنا دشوار تھا، لہذا میں نے اسے (نئے سرے سے) ابواب پر مرتب کیا تاکہ اس سے استفادہ آسان ہو جائے۔

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح ابن حبان سے حدیث تلاش کرنے کے لیے پہلا طریقہ خود کتاب کی نئی ترتیب (فقہی ابواب کے مطابق) ہے، جو ابن بلبان نے ”الإحسان“ کے نام سے انجام دی۔ دوسرا طریقہ فہارس (Indexes) اور اطراف حدیث کی تدوین ہے، جس کے ذریعے حدیث کے ابتدائی الفاظ یا راوی کے نام سے تلاش ممکن ہوتی ہے۔ ان دونوں طریقوں نے اس عظیم کتاب کو عملی میدان میں قابل استعمال بنایا، ورنہ اس کی اصل ترتیب اہل تخصص کے علاوہ دیگر علماء کے لیے دشوار تھی۔ یوں محدثین کی یہ خدمت دراصل حدیثی ذخیرے کے تحفظ اور اس سے استفادہ کی تسہیل کی ایک اہم مثال ہے۔

پہلا طریقہ: اطراف الحدیث

صحیح ابن حبان سے احادیث تلاش کرنے کا ایک نہایت مؤثر طریقہ ”اطراف حدیث“ کی کتب ہیں، جن میں حدیث کے ابتدائی الفاظ (اطراف) ذکر کر کے اس کے مصادر کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ چونکہ صحیح ابن حبان اپنی اصل ترتیب کے باعث تلاش کے لیے دشوار تھی، اس لیے محدثین نے اطراف کی تدوین کے ذریعے اس کمی کو پورا کیا۔ اس میدان میں خصوصاً حافظ عراقی اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی خدمات نمایاں ہیں، جنہوں نے متعدد کتب حدیث بشمول صحیح ابن حبان کی احادیث کے اطراف جمع کر کے محققین کے لیے تلاش کو آسان بنادیا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا كِتَابٌ جَمَعْتُ فِيهِ أَطْرَافَ الْأَحَادِيثِ الْمَرْوِيَّةِ فِي الْكُتُبِ الْعَشْرَةِ.²³

”یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں میں نے ان احادیث کے اطراف جمع کیے ہیں جو دس (بڑی) کتابوں میں مروی ہیں۔“

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ اطراف کی کتب کا مقصد حدیث کے اصل متن کو نقل کرنا نہیں بلکہ اس تک رسائی کے ذرائع فراہم کرنا ہے۔ حافظ ابن حجر نے صحیح ابن حبان کو بھی ان دس بنیادی مصادر میں شامل کیا، جو اس کے علمی مقام کی دلیل ہے۔ اسی طرح حافظ عراقی نے بھی اطراف صحیح ابن حبان مرتب کر کے اس کتاب سے استفادہ کو آسان بنایا۔ اس طریقہ کی اہمیت یہ ہے کہ محقق صرف حدیث کے چند الفاظ جان کر اس کے تمام مصادر تک پہنچ سکتا ہے، خواہ وہ صحیح ابن حبان میں کسی بھی نوع یا تقسیم کے تحت کیوں نہ آئی ہو۔ یوں اطراف کی تدوین صحیح ابن حبان کی پیچیدہ ترتیب کے حل کے طور پر سامنے آتی ہے اور حدیثی تحقیق میں ایک بنیادی آلہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

دوسرا طریقہ: ترتیب فقہی ابواب

امام ابن حبان کی اصل کتاب اگرچہ ”الأنواع والتقاسیم“ کے اسلوب پر تھی، مگر بعد کے ادوار میں علماء نے اس کی فقہی افادیت کو بڑھانے کے لیے اسے فقہی ابواب پر مرتب کیا۔ اس نئی ترتیب نے صحیح ابن حبان کو کتب سنن کی طرح قابل استعمال بنادیا، چنانچہ اب کسی فقہی مسئلے سے متعلق احادیث تک رسائی آسان ہو گئی۔ یہ عظیم خدمت علاء الدین علی بن بلبان فارسی (المعروف بابن بلبان) نے انجام دی، جنہوں نے کتاب کو از سر نو مرتب کر کے اس کا نام ”الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان“ رکھا، اور یوں حدیثی ذخیرے سے استفادہ کی ایک بڑی رکاوٹ دور کر دی۔ امام ابن بلبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَرَتَّبْتُهُ عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْكَتُبِ كَمَا رَتَّبَ أَهْلُ السُّنَنِ كُتُبَهُمْ، لِيَسْنَهَلَ طَلَبُ الْحَدِيثِ مِنْهُ.²⁴

²² ابن بلبان، علاء الدین علی بن بلبان، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، تحقيق شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٨ھ / ١٩٨٨ء، المقدمة، ج ١، ص ٥۔

²³ ابن حجر العسقلانی، أحمد بن علی، إتحاف المحررة بأطراف العشرة، تحقيق مركز خدمة السنة والسيرة، مجمع الملك فهد، المدينة المنورة، ١٤١٥ھ، ج ١، ص ٣۔

²⁴ ابن بلبان، علاء الدین علی بن بلبان الفارسی، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، تحقيق شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٨ھ / ١٩٨٨ء، المقدمة، ج ١، ص ٦۔

”میں نے اس (کتاب) کو ابواب اور کتب کے مطابق اس طرح مرتب کیا ہے جیسے سنن کے مؤلفین نے اپنی کتابیں مرتب کی ہیں، تاکہ اس سے حدیث تلاش کرنا آسان ہو جائے۔“

اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح ابن حبان کی موجودہ معروف صورت دراصل ثانوی ترتیب کا نتیجہ ہے، نہ کہ مؤلف کی اصل ترتیب۔ ابن بلبان نے اسے فقہی ابواب پر مرتب کر کے اس کی حیثیت کتب سنن کے قریب کر دی، جس سے فقہاء اور محدثین دونوں کے لیے استفادہ آسان ہو گیا۔ یہ خدمت حدیثی تدوین کی تاریخ میں نہایت اہم ہے، کیونکہ اس نے ایک علمی خزانے کو عملی میدان میں فعال بنادیا۔ چنانچہ آج جب صحیح ابن حبان کا حوالہ دیا جاتا ہے تو عموماً مراد یہی مرتب شدہ نسخہ (الإحسان) ہوتا ہے، جو اصل کتاب کے منبج اور بعد کی علمی ترتیب — دونوں کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔

تکرار حدیث میں ابن حبان کا منبج

امام ابن حبان کے ہاں تکرار حدیث محض تکرار برائے تکرار نہیں بلکہ ایک علمی مقصد کے تحت ہوتی ہے۔ وہ ایک ہی حدیث کو مختلف مقامات پر اس لیے ذکر کرتے ہیں کہ کسی خاص لفظ کی زیادتی، کسی نئے استنباط، یا کسی دوسرے باب میں بطور استشہاد اس سے استدلال کیا جاسکے۔ چونکہ ان کی کتاب موضوعاتی انواع و تقاسیم پر مبنی ہے، اس لیے ایک حدیث کئی شرعی پہلوؤں سے تعلق رکھ سکتی ہے، اور اسی بنا پر وہ اسے متعدد مقامات پر ذکر کرتے ہیں۔ یوں تکرار ان کے منبج استنباط اور جامعیت نظر کی علامت ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَرَبَّمَا أَعَدْنَا الْحَدِيثَ فِي مَوَاضِعَ لِيَزِيدَ لَفْظُ فِيهِ أَوْ لِمَعْنَى آخَرَ يَفْتَضِيهِ الْبَابُ.²⁵

”بسا اوقات ہم ایک حدیث کو مختلف مقامات پر دوبارہ ذکر کرتے ہیں، کیونکہ اس میں کسی لفظ کی زیادتی ہوتی ہے یا کوئی دوسرا معنی ہوتا ہے جس کا تقاضا متعلقہ باب کرتا ہے۔“

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن حبان کے نزدیک تکرار ایک منہجی اصول ہے، جس کا مقصد حدیث کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرنا ہے۔ وہ حدیث کو ایک جامد متن کے طور پر نہیں بلکہ متعدد دلائلوں کے حامل نص کے طور پر دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتاب میں تکرار علمی تنوع اور استنباطی وسعت کی دلیل بن جاتی ہے، الصبح میں منبج اسانید:

امام ابن حبان اپنی میں کسی بھی حدیث کو باسند ذکر کرتے ہیں۔ آپ کے مطابق صحت الاسناد، یہ کہ حدیث سند کے اعتبار سے متصل اور ثقہ راوی سے شروع ہو کر آخر ثقہ راوی تک روایت کرے اور وہ روایت شذوذ و زوعلت سے محفوظ ہو۔ نیز صحیح حدیث کی روایت میں پانچ شرائط پائی جانی چاہیں۔

* عدالت فی الدین

* راوی حدیث کے بیان میں سچائی کے ساتھ مشہور ہو۔

* جو حدیث راوی بیان کرے اس کو سمجھتا ہو، راوی کو اس کا فہم ہو۔

* جن معانی کو وہ روایت کرتا ہے، اس کے بارے میں اس کو علم ہو۔

* راوی خبر تدلیس سے پاک ہو۔

کبھی کبھی اگر روایت طویل ہو تو وہ اختصار کے چند طریقے اختیار کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

جمعُ الأسماء بحرفِ العطف

امام ابن حبان کے منبج روایت کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ متعدد شیوخ یا رواۃ کو حرفِ عطف (واو) کے ذریعے جمع کر دیتے ہیں اور سند میں مشترک اجزاء کو بار بار دہرانے سے اجتناب کرتے ہیں۔ اس اسلوب سے سند مختصر، واضح اور بلیغ ہو جاتی ہے، جبکہ روایت کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ محدثین کے ہاں اسے اختصار سند کا ایک فنی طریقہ سمجھا جاتا ہے، جس کے ذریعے مؤلف ایک ہی متن کو متعدد طرق سے نقل کرنے کی طرف اشارہ بھی کر دیتا ہے اور غیر ضروری تکرار سے بھی بچ جاتا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

²⁵ ابن حبان، محمد بن حبان البستی، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ترتيب ابن بلبان، تحقيق شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسامة، بيروت، ١٤٠٨ھ / ١٩٨٨ء، المقدمة، ج ١، ص ٥٩۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النَّيْسَابُورِيِّ بِمَكَّةَ وَجَدَهُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءِ.²⁶

”ہم سے محمد بن عبد الرحمن اور محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری نے مکہ اور جدہ میں روایت بیان کی، دونوں نے کہا: ہم سے محمد بن عبد الوہاب الفرّاء نے حدیث بیان کی۔“

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ امام ابن حبان نے دو شیوخ کو ”واو“ کے ذریعے جمع کر کے سند کو مختصر بنایا اور مشترک الفاظ (حدثنا) کی تکرار نہیں کی۔ اس اسلوب کا فائدہ یہ ہے کہ ایک ہی روایت کے متعدد طرق کا اشارہ بھی مل جاتا ہے اور کتاب غیر ضروری طوالت سے محفوظ رہتی ہے۔ یہ طریقہ ان کے فنی ذوق اور حدیثی تدوین میں اختصار و جامعیت کے امتزاج کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابن حبان سند کی صحت برقرار رکھتے ہوئے اسلوب تحریر میں بلاغت اور ترتیب کا خاص اہتمام کرتے ہیں، جو ان کی ”الصّحیح“ کو دیگر کتب حدیث سے ممتاز بناتا ہے۔

جمع الأسناد بالتحویل

صحیح ابن حبان میں ایک اور نمایاں منہج یہ ہے کہ اگر کوئی روایت دو یا زیادہ سندوں کے ساتھ مروی ہو تو اختلافات کو واضح کرتے ہوئے ایک ہی حدیث کے تحت جمع کر دی جاتی ہیں۔ یہ طریقہ ”جمع الاسناد بالتحویل“ کہلاتا ہے۔ اس میں عام طور پر اختلاف کو (ح) یا دیگر اشارات کے ذریعے نمایاں کیا جاتا ہے تاکہ قاری کو معلوم ہو کہ حدیث میں دو مختلف طرق موجود ہیں، لیکن متن میں کسی اضافی طول یا تکرار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بعض اوقات صرف سند یا حدیث کے کچھ اجزاء اشارے کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں، تاکہ اختصار اور وضاحت دونوں برقرار رہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ.²⁷

”ہم سے قتیبہ نے روایت بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے یزید نے روایت بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے عمرو نے، عن سلیمان نے کہا: میں نے عائشہ سے سنا (ح)، اور ہم سے مسدد نے روایت بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے عبد الواحد نے روایت بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے عمرو بن ميمون نے، عن سلیمان بن یسار نے کہا: میں نے عائشہ سے سوال کیا۔“

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ امام ابن حبان اختلاف طرق کو نمایاں کرنے کے لیے (ح) جیسا اشارہ استعمال کرتے ہیں، جبکہ مکمل حدیث کو ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں۔ اس اسلوب کے فوائد چند ہیں:

- * وضاحت: قاری کو معلوم ہو جاتا ہے کہ روایت کے دو مختلف طرق ہیں۔
- * اختصار: سند یا متن کی غیر ضروری تکرار سے بچا جاتا ہے۔
- * تحقیق کی سہولت: محققین یا فقیہ کو ایک نظر میں تمام طرق مل جاتے ہیں اور ہر فرق کو الگ سے دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

یہ طریقہ امام ابن حبان کے منہج میں ایک فنی اور اجتہادی عنصر ہے جو ان کی تدوینی بصیرت اور حدیث کے اختصار و استنباط کے اصول کی عکاسی کرتا ہے۔

صحیح ابن حبان کی منفرد تقسیم

صحیح ابن حبان کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی منفرد تقسیم ہے، جو اس کی علمی اور تحقیقی اہمیت کو بڑھاتی ہے۔ امام ابن حبان نے احادیث کو پانچ بڑے حصوں میں تقسیم کیا، تاکہ قاری نہ صرف احادیث کے مضامین سمجھ سکے بلکہ ان کے عملی و فکری اثرات کو بھی پہچان سکے۔ یہ تقسیم فقہی ابواب کے بجائے موضوعاتی اور اصولی بنیادوں پر کی گئی، جو ان کی بصیرت اور منہج کی عکاسی کرتی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَسَمَّيْتُ كِتَابِي هَذَا إِلَى خُمُسَةِ أَقْسَامٍ: أَوَّلُهَا أَمْرٌ بِفِعْلٍ شَيْءٍ، وَثَانِيهَا نَوَاهِي عَنْ فِعْلٍ شَيْءٍ، وَثَالِثُهَا مَا يَجِبُ مَعْرِفَتُهُ، وَرَابِعُهَا مَبَاحَاتُ، وَخَامِسُهَا أَفْعَالٌ خَاصَّةٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ.²⁸

²⁶ ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان البستي، المسند الصحيح على التقاسيم والأنواع، بيت الأفكار الدولية، بيروت، ج ٢، ص ٢٢١۔

²⁷ ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان البستي، المسند الصحيح على التقاسيم والأنواع، بيت الأفكار الدولية، بيروت، ج ١، ص ٢٨٦۔

میں نے اپنی اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا:

* وہ روایات جن میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو،

* وہ روایات جن میں کسی کام سے منع کیا گیا ہو،

* وہ روایات جن کی معرفت ضروری ہو،

* وہ روایات جن میں مباح امور کا تذکرہ ہے،

* اور وہ روایات جن میں ایسے اعمال کا تذکرہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

یہ تقسیم امام ابن حبان کے علمی منہج کی نمایاں مثال ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ احادیث کو صرف سند کی بنیاد پر جمع نہیں کرتے بلکہ ان کے عملی و نظریاتی اثرات کے مطابق بھی ترتیب دیتے ہیں۔

* حصہ اوامر و نواہی: فقہی اور عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

* حصہ معرفت: عقائد اور فکری امور کی اہمیت پر روشنی ڈالتا ہے۔

* حصہ مباح: روزمرہ کی جائز سرگرمیوں کا تذکرہ فراہم کرتا ہے۔

* حصہ اعمال خاصہ بالنبی ﷺ: سنت نبوی کی خصوصیات اور ان کے مخصوص اعمال کی اہمیت اجاگر کرتا ہے۔

یہ منفرد تقسیم کتاب کو محققین اور فقہاء کے لیے نہایت قابل استفادہ بناتی ہے اور اسے دیگر صحاح سے ممتاز کرتی ہے۔

پہلی قسم جو اوامر کے متعلق ہے:

صحیح ابن حبان کی پانچ حصوں میں پہلی قسم اوامر کے متعلق روایات پر مشتمل ہے، یعنی وہ احادیث جو کسی کام کو کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ یہ حصہ بنیادی طور پر عبادات، معاملات، اخلاقی احکام، اور دیگر شرعی فرائض کے بارے میں ہدایات فراہم کرتا ہے۔ امام ابن حبان نے اس حصہ میں ایسی احادیث جمع کی ہیں جو قاری کو عملی رہنمائی کے ساتھ ساتھ عقلی فہم بھی فراہم کرتی ہیں، تاکہ علم حدیث محض مطالعہ تک محدود نہ رہے بلکہ عمل کے لیے بھی مفید ہو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ أَقْسَامِ كِتَابِي الْأَوْامِرُ بِفِعْلِ شَيْءٍ، وَهِيَ مَا يَأْمُرُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَيَحْضُرُ عَلَيْهِ.²⁹

میری کتاب کا پہلا حصہ وہ روایات ہیں جن میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو، یعنی وہ جو نبی اکرم ﷺ نے حکم دی ہیں اور ان کی ترغیب فرمائی ہے۔

دوسری قسم: نواہی

صحیح ابن حبان کی دوسری قسم نواہی پر مشتمل ہے، یعنی وہ احادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے کسی کام یا فعل سے منع فرمایا ہو۔ اس حصے کا مقصد قاری کو ممنوعات اور اجتناب کے حدود سے آگاہ کرنا ہے، تاکہ عملی زندگی میں گناہ اور خطا سے بچا جاسکے۔ امام ابن حبان نے اس حصے میں احادیث کو نہ صرف جمع کیا بلکہ ان کے موضوعات (فصول) اور اقسام (أنواع) پر بھی غور و فکر کیا تاکہ ان کی علمی اور عملی اہمیت واضح ہو۔

“وقد تتبعت النواهي عن المصطفى ﷺ وتدبرت جوامع فصولها وأنواع ورودها لأن مجراها في تشعب الفصول مجرى الأوامر في الأصول فرأيتها تدور على مائة نوع وعشرة أنواع.”³⁰

²⁸ ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان البستي، المسند الصحيح على التقاسيم والأنواع، بيت الأفكار الدولية، بيروت، ج ١، ص ٥٢۔

²⁹ ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان البستي، المسند الصحيح على التقاسيم والأنواع، بيت الأفكار الدولية، بيروت، ج ١، ص ٥٣۔

³⁰ صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، علي بن بلبان بن عبد الله، علاء الدين الفارسي، المنعوت بالأمير (المتوفى: ٤٣٩هـ)، مؤسسة الرسالة، مكتبة المدينة الرقمية، ج ١، ص ١١٩۔

میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے منقول نواہی کی احادیث کا تحقیق کیا اور ان کے فصول کی جوامع میں غور و فکر کیا۔ ان کی ورود کی نوعیتوں کا جائزہ لیا، کیونکہ فصول کی شکل میں ان کی جزء بندی میں اصول میں اوامر کی طرح ہی ترتیب پائی جاتی ہے، تو میں نے یہ دیکھا کہ ان کی بھی ایک سو دس قسمیں بنتی ہیں۔

اس اقتباس سے امام ابن حبان کے منہج کی چند اہم خصوصیات سامنے آتی ہیں: نہ صرف احادیث جمع کی گئیں بلکہ ان کے فصول اور اقسام پر بھی گہرا کیا گیا۔ اوامر کی طرح نواہی کو بھی منظم طریقے سے ترتیب دیا گیا تاکہ قاری کو عملی رہنمائی حاصل ہو۔ اس حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ ممانعتیں اور نواہی بھی احکام شرعی کے اتنے ہی اہم اور موضوعاتی ہیں جتنے اوامر، اور ان کا صحیح ادراک قاری کے لیے ضروری ہے۔ یہ حصہ عملی زندگی میں اجتہاد و پرہیز کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور امام ابن حبان کے علمی نظم و ترتیب کی عکاسی کرتا ہے۔

تیسری قسم: معرفت یا خبر کے متعلق

صحیح ابن حبان کی تیسری قسم ان احادیث پر مشتمل ہے جو معرفت یا خبر دینے کے لیے ہیں، یعنی وہ احادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے کسی بات، واقعہ، یا حقائق کے بارے میں اطلاع دی جو جاننا ضروری ہے۔ اس کا مقصد قاری کو علمی بصیرت اور عملی سمجھ فراہم کرنا ہے تاکہ دین اور دنیا کے امور میں درست فہم حاصل ہو۔ امام ابن حبان نے اس حصے میں احادیث کو موضوعاتی فصول (جوامع فصول) اور ان کے ورود کی اقسام کے مطابق ترتیب دیا تاکہ حفظ اور ادراک آسان ہو۔

“القسم الثالث من أقسام السنن وهو إخبار المصطفى ﷺ عما احتيج إلى معرفتها. قال أبو حاتم رضي الله عنه: وأما إخبار النبي ﷺ عما احتيج إلى معرفتها فقد تأملت جوامع فصولها وأنواع ورودها لأسهل إدراكها على من رام حفظها فرأيتها تدور على ثمانين نوعاً.”³¹

“تیسری قسم سنن میں سے وہ ہے جس میں مصطفیٰ ﷺ نے ان چیزوں کی اطلاع دی جو جاننا ضروری تھیں۔ ابو حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی جوامع فصول اور ان کے ورود کی اقسام پر غور کیا تاکہ جو شخص انہیں حفظ کرنا چاہتا ہے اس کے لیے ادراک آسان ہو، اور میں نے دیکھا کہ یہ ۸۰ اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔”

چوتھی قسم: اباحات کے بارے میں

صحیح ابن حبان کی چوتھی قسم اباحات پر مشتمل ہے، یعنی وہ احادیث جو ایسے کاموں کے بارے میں ہیں جن کا ارتکاب کرنا مباح قرار دیا گیا ہے۔ مباح وہ فعل ہے جس میں کرنا یا نہ کرنا دونوں جائز ہوں اور کسی ایک کی دوسری پر ترجیح نہ ہو۔ اس قسم کا مقصد قاری کو روزمرہ کی جائز سرگرمیوں کی علمی اور عملی سمجھ فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ جان سکے کہ کن امور میں آزادانہ انتخاب ممکن ہے۔ امام ابن حبان نے اس حصے میں اباحات کی انواع، فصول، اور تفصیل کے جوامع مرتب کیے تاکہ حفظ کرنے والے اور مطالعہ کرنے والے کے لیے ادراک آسان ہو۔

القسم الرابع من أقسام السنن وهو الإباحات التي أبيح ارتكابها. قال أبو حاتم رضي الله عنه: وقد تفقدت الإباحات التي أبيح ارتكابها ليحيط العلم بكيفية أنواعها وجوامع تفصيلها بأحوالها ويسهل وعيها على المتعلمين ولا يصعب حفظها على المقتبسين فرأيتها تدور على خمسين نوعاً.”³²

“چوتھی قسم سنن میں وہ اباحات ہیں جن کا ارتکاب مباح قرار دیا گیا ہے۔ ابو حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان اباحات کا جائزہ لیا تاکہ ان کی انواع، تفصیلات اور حالات کے جوامع کا علم حاصل ہو، اور ان کا ادراک پڑھنے والوں کے لیے آسان ہو اور حفظ کرنے والوں کے لیے مشکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا کہ یہ تقریباً ۵۰ اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔”

³¹ صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، علي بن بلبان بن عبد الله، علاء الدين الفارسي، المنعوت بالأمر (المتوفى: ۷۳۹هـ)، مؤسسة الرسالة، مكتبة المدينة الرقمية، ج ۱، ص ۱۳۱۔

³² صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، علي بن بلبان بن عبد الله، علاء الدين الفارسي، المنعوت بالأمر (المتوفى: ۷۳۹هـ)، مؤسسة الرسالة، مكتبة المدينة الرقمية، ج ۱، ص ۱۳۰۔

پانچویں قسم: خاصیات نبویہ

صحیح ابن حبان کی پانچویں اور آخری قسم خاصیات نبویہ پر مشتمل ہے، یعنی وہ احادیث جو نبی اکرم ﷺ کے انفراد اور مخصوص افعال بیان کرتی ہیں۔ یہ افعال عام افراد یا امت کے لیے دلیل نہیں بن سکتے بلکہ صرف نبی ﷺ کی خصوصی سنت اور انفرادیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ امام ابن حبان نے اس حصے میں ان افعال کی انواع، تفصیل اور احوال پر غور کیا تاکہ فقہاء اور حفاظ حدیث کے لیے حفظ اور ادراک آسان ہو۔

“القسم الخامس من أقسام السنن وهو أفعال النبي ﷺ التي انفرد بها. قال أبو حاتم رضي الله عنه: وأما أفعال النبي ﷺ فإنني تأملت تفصيل أنواعها وتدبرت تقسيم أحوالها لنلا يتعذر على الفقهاء حفظها ولا يصعب على الحفاظ وعيها فرأيتها تدور على خمسين نوعاً.”³³

پانچویں قسم سنن میں وہ افعال ہیں جو نبی ﷺ کا انفراد ہیں۔ ابو حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے افعال کا تعلق ہے، میں نے ان کی انواع کی تفصیل میں غور کیا اور ان کے احوال کی تفصیل میں تدبر کیا تاکہ فقہاء کے لیے انہیں یاد رکھنا ممکن نہ ہو اور حافظان حدیث کے لیے انہیں محفوظ رکھنا مشکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا کہ یہ تقریباً ۵۰ اقسام کے گرد گھومتے ہیں۔

خلاصہ کلام

امام ابن حبان رحمہ اللہ ایک عظیم اور شاندار علمی سرمایہ کی حامل شخصیت ہیں، گذشتہ کثیر علماء محققین اسلام نے آپ اور آپ کی کتب سے اخذ و استفادہ کیا ہے، قدیم محققین کی بہت آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہوئی ہے، کثیر علوم و فنون میں دلچسپی، شوق، لگن کے ساتھ ساتھ مہارت، کتب کثیرہ اور معزز علماء و مشائخ کی تعریفات سے عیاں ہوتا ہے کہ امام ابن حبان عالم اسلام میں اپنے دور کے ایک شاندار مثال تھے، جن کو ان کے بعد کے ہر دور کے علماء و محققین اسلام نے سراہا ہے۔ اس سے اسلامی علمی حلقوں میں امام ابن حبان کے ذخیرہ علم سے اخذ و استفادہ کرنے کی ضرورت و اہمیت عیاں ہوتی ہے۔

دینی علوم میں بصیرت اور چنگی کی وجہ سے انہیں قضا کا منصب بھی تفویض کیا گیا۔ وہ ایک عرصہ تک سمرقند، نیشاپور اور خراسان کے بعض شہروں کے قاضی رہے۔ امام ابن حبان کا جامع العلوم ہونا، ان کے علمی ذوق کی عکاسی کرتا ہے۔ سفر کی زیادتی اس علمی دلچسپی کا آئینہ دار تھی۔ علم سے تعلق اور دلچسپی کا یہ حال تھا کہ اپنے وطن بست میں ایک مدرسہ اور کتب خانہ قائم کیا تھا اور اپنی زندگی ہی میں اپنا مکان ان دونوں پر وقف کر دیا تھا۔ یہ مدرسہ اہل علم محدثین اور فقہاء سے معمور رہتا تھا۔ کتب خانے کا نہایت معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اس کی نگرانی باقاعدہ ایک شخص کے متعلق کر دی گئی تھی۔ اس کی کشش لوگوں کو دور دراز سے یہاں کھینچ لاتی تھی۔ ان کو قیام اور کتب خانہ سے استفادہ اور کتابوں کی نقل کی پوری سہولت بہم پہنچائی جاتی تھی۔ کتابوں کی حفاظت کا بھی معقول انتظام تھا۔ چنانچہ کتب خانہ سے باہر کتابیں لے جانے کی کسی کو اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ اس مدرسہ اور کتب خانہ کا فیض ابن حبان کے بعد جاری رہا۔

نتائج:

- * صحیح ابن حبان حدیث کی ایک جامع اور اہم کتاب ہے۔
- * امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم اور شاندار علمی سرمایہ کی حامل شخصیت ہیں۔
- * علماء و محققین اسلام نے آپ اور آپ کی کتب سے اخذ و استفادہ کیا ہے۔
- * اسلامی علمی حلقوں میں امام ابن حبان کے ذخیرہ علم سے اخذ و استفادہ کرنے کی ضرورت و اہمیت عیاں ہوتی ہے۔
- * دینی علوم میں بصیرت اور چنگی کی وجہ سے انہیں قضا کا منصب بھی تفویض کیا گیا۔
- * علم سے تعلق اور دلچسپی کا یہ حال تھا کہ اپنے وطن بست میں ایک مدرسہ اور کتب خانہ قائم کیا تھا۔
- * صحیح ابن حبان کو کتب حدیث میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔
- * اس کتاب کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی غیر روایتی ترتیب اور خاص اصول تصحیح ہیں۔

³³ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، علی بن بلبان بن عبد اللہ، علاء الدین الفارسی، المنعوت بالأمیر (المتوفی: ۷۳۹ھ)،

مصادر ومراجع

- ابن بلبان، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، تحقيق: شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، طبعه الأول، ١٤٠٨هـ
- ابن حبان، محمد بن حبان البستي، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ترتيب علاء الدين ابن بلبان، تحقيق شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٨هـ
- ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي، إتحاف المهرة بأطراف العشرة، تحقيق مركز خدمة السنة والسيرة، مجمع الملك فهد، المدينة المنورة، ١٤١٥هـ
- ابن حجر العسقلاني، لسان الميزان، مؤسسة الأعلی للمطبوعات، بيروت، طبعه الثاني، ١٣٩٠هـ
- ابن حزم، جهرة أنساب العرب، تحقيق: لجنة من العلماء، دار الكتب العلمية، بيروت
- ذهبي، شمس الدين محمد بن أحمد، سير أعلام النبلاء، ج ١٦ (بيروت: مؤسسة الرسالة، ١٩٨٥ء)
- الذهبي، سير أعلام النبلاء، تحقيق: شعيب الأرنؤوط ورفقاء، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٥هـ
- ذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان، ميزان الاعتدال في نقد الرجال، (المتوفى: ٤٢٨هـ) دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت، لبنان
- السبكي، أبو نصر عبد الوهاب، طبقات الشافعية الكبرى، دار إحياء الكتب العربية الحلبي، حلب، ١٩٦٣م
- السمعاني، عبد الكريم بن محمد، الأنساب، ج ٢ (حيدرآباد دكن: دائرة المعارف العثمانية، ١٩٦٢ء)
- سيوطي، جلال الدين، الحافظ، الامام، تدريب الراوي في شرح تقريب النوى، مكتبة الكوثر، ٢٠٠٠
- مصطفى بن عبد الله حاجي خليفة، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج ١ (بغداد: مكتبة المثنى، بدون سنة)
- ياقوت الحموي، شهاب الدين، معجم البلدان، (بيروت: دار صادر، ١٣٩٤هـ)